کے اخراجات خالصہ سرکار کے خزانے سے ادا کرنے کا اعلان کیا۔

لداخ میں ان دنوں بدھوں کا میلہ اور لاماؤں کا تہوار عروج پر تھا۔ بدھوں کے گونپے دیکھے، ان کے طرز عبادت کو قریب سے دیکھا، لیہ کے عبادت خانے میں چلے گئے اور عبادت خانہ کی تعمیر اور لاماؤں کیلئے سالانہ خطیر رقوم مختص کیں۔

پوریگ اور زنگ سکار میں خانقاہیں تعمیر کروانے کا حکم دیا جس کے اخراجات بھی خالصہ سرکار کے خزانے سے ادا کیے گئے۔ الغرض انہیں رعایا کی خوشی اور بھلائی کا خاص خیال تھا۔ رانی سیتا کور مسلمانوں سے بہت متاثر تھی۔

پیغام رسانی کے ذرائع : اہم مواضعات پر ڈاک خانے کا نظام قائم کیا گیا، جس کے انتظامات چند شرائط پر انگریزوں کے حوالے کیے گئے۔ جموں سری نگر، سری نگر گلگت، گلگت بونجی اور بونجی سکردو کو وائرلیس نظام سے مربوط کیا گیا۔ سکردو کو کرگل، سری نگر اور لداخ سے ملایا گیا۔ سلطنت کا سکہ ''**ہری سنگھ**'' و ''**چلکی**'' موقوف کر کے انگریزی سکہ رائج کیا گیا، جس سے تجارت میں آسانی پیدا ہوگئی۔ کسٹم و چونگی ٹھیکیداروں سے واپس سرکاری تحویل میں لیا گیا جس سے آمدنی میں اضافہ ہوا۔ محکمہ سیاحت قائم کیا گیا۔ شکار کیلئے لائسنس کا نظام اور قوانین وضوابط بنائے گئے۔

☆☆☆☆☆

تبصرے کی میز پر

ختم نبوت نمبر اشاعت خاص ماہنامہ ''دعوت اہل حدیث'' سندھ

کتاب وسنت کے نصوص قطعیہ اور اجماع امت کے مطابق امام الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ پر نبوت و رسالت کا سلسلہ اختتام پذیر ہوا۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا ہر دعویدار ''**دجال**'' اور ''**کذاب**'' ہے۔ ان شیطانی چیلوں کو ''**ہر فرعونے راموسیٰ**'' کے مصداق ہر دور میں اہل علم وتقویٰ نے ذلت ناک شکست سے دوچار کیا۔ **جزاهم الله خير الجزاء**

برصغیر میں مسلمانوں سے غداری کے صلے میں انگریزوں نے اپنے وفادار خادم مرزا غلام احمد قادیانی کو پیغمبر بنایا اور ''**جہاد فی سبیل اللہ**'' کے علمبردار ''**وہابیوں**'' کے مقابلے کے لیے ان پر اپنے خزانے کھول دیے۔ جھوٹے مدعی کے فتنے کی سرکوبی میں تمام علمائے دین نے اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ تاہم فاتح قادیان ثناءاللہ امرتسریؒ، محمد حسین بٹالویؒ اور محمد ابراہیم میر ان کے سرخیل ہیں۔

جمعیت اہل حدیث سندھ نے ماہنامہ ''**دعوت اہل حدیث**'' کے اپریل ۲۰۰۹ء کے شمارے میں علمائے اہل حدیث کی ان عظیم الشان کاوشوں کو جامع انداز میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ غرض یہ ''**ختم نبوت نمبر**'' بہت سی کتابوں کا خلاصہ ہے۔ اور خاص دعوتی مقصد کے پیش نظر 480 صفحات پر مشتمل یہ علمی دستاویز صرف 100 روپے میں پیش کر رہے ہیں۔

پتہ : ماہنامہ دعوت اہل حدیث، تیسری منزل مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث، پکا قلعہ چوک، حیدرآباد، سندھ

صلیبی جنگ

تہذیبوں کا تصادم

میاں انوار اللہ

تہذیب کا مطلب ہے: ''انسانی معاشرے کی وہ کیفیت جس کی امتیازی خصوصیت ذہنی تکنیکی، تمدنی اور معاشرتی ترقی ہوتی ہے۔ تہذیب یافتہ انسان کو (CIVILIZED PERSON) کہا جاتا ہے۔ تہذیب انسان کو شریفانہ طریقے، ادب واحترام، اخلاق اور شہری نقطہ نگاہ (رواداری) سے مل جل کر رہنے کا درس دیتی ہے اور بربریت اور وحشیانہ طرز عمل سے باز رکھتی ہے۔ غرض معاشرتی اعتبار سے بلند اور شائستہ زندگی تہذیب ہی کی مرہون منت ہے۔

(CIVILIZATION) سے ہمیں CIVIL RIGHTS کا پتہ چلتا ہے۔ جس میں مدنی (شہری) حقوق اور وہ اختیارات ومراعات شامل ہیں جو حکومت کی انتظامیہ اور عاملہ کے تحت نہ ہوں۔

یہ حقوق ایک فرد کو شہری (CITIZEN) ہونے کے ناطے قانوناً حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے امریکہ میں شہری کو جیوری کے ذریعے مقدمے کے فیصلے کا حق، معاہدے کرنے کی آزادی، جائیداد کے مالک ہونے کا حق وغیرہ حاصل ہیں۔

برطانیہ کے غیر تحریر شدہ آئین ''میگنا کارٹا'' میں (Civil Rights) کا مفصل ذکر ہے۔ ''میگنا کارٹا'' میں وقت کے دھارے کے ساتھ ہم قدم ہونے کے لیے پارلیمنٹ کے ذریعے بہت سی تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔ ان وجوہ کی بناپر ''برطانیہ'' کو ''جمہوریت کی ماں'' قرار دیا جاتا ہے اور برٹش سوسائٹی کو ایک فلاحی معاشرہ (Welfere Society) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تہذیب اور مذہب: تہذیب کا لفظ مذہب سے نکلا ہے۔☆ مذہب ہے: دین، عقیدہ اور ایمان، نادیدہ ہستی برتر پر یقین۔

Religion:- A particular system of belief in one or more gods, specially belief that he / she made the world and can control it.

☆ ''مذہب''(RELIGION) کا لفظ ذَھَبَ یَذْھَبُ ذَھَابًا (جانا، گزرنا) سے ظرف ہے اور مصدر میمی بھی اسی وزن پر مذھب ہے۔ اور ''تہذیب'' کا لفظ ھَذَّبَ یُھَذِّبُ ھَذْبًا (درخت کی شاخ تراشی کرنا، پاک صاف کرنا، سنوارنا) سے ثلاثی مزید فیہ ہے۔ ھَذَّبَ یُھَذِّبُ تَھْذِیْبًا کا مصدر ہے، اس باب میں کثرتِ معانی کا مفہوم بھی شامل ہے۔ (ابو محمد)

انسانیت کی طرح مذہب بھی قدیم ہے اور انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی وجود میں آیا ہے۔ مذہب انسانوں کا اپنے خالق کے ساتھ ایک تعلق ہے۔ جو مخصوص حدود کے مابین مقید ہے۔ یہ حدیں اللہ وحدہ لاشریک لہ کی بنائی ہوئی ہیں۔ اکثر مذاہب میں ایک خالق کا تصور ہے۔ ماہرین علوم اسلامیہ کے مطابق مذہب کی بنیاد وہ خوف اور امید ہے جو اس غیبی طاقت ہی کے لیے مخصوص ہے۔ یہ غیبی طاقت ہی پاکیزگی اور تقدس کی طرف انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔

اسلام نے انسانی زندگی کے ہر گوشے میں راہنمائی کی ہے۔ اسلام انسان کے ہر قول و فعل سے اللہ عزوجل کی رضا کا متمنی ہے۔ اسی لیے اسلام کوئی مذہب نہیں بلکہ کامل دین اور مکمل ضابطہ زندگی ہے۔ جبکہ دوسرے مذاہب نے انسانی زندگی کو دنیاوی اور اخروی حصوں میں بانٹ رکھا ہے۔ ان مذاہب میں بگاڑ یہاں تک آپہنچی کہ انہوں نے انسان کی دنیاوی زندگی کو مذہبی حدود و قیود سے آزاد کر دیا۔ نتیجتاً ان مذاہب کے ہم نواؤں میں پاکیزہ زندگی کی جھلک تک نہیں رہی۔ اس وقت بین الاقوامی سطح پر اسلام، ہندو مت، بدھ مت، جین مت، سکھ مت، پارسی، کنفوشزم، شنٹومت (جاپان) یہودیت اور عیسائیت مشہور ادیان ہیں۔ اب ان مذاہب کا مختصر تعارف کرایا جاتا ہے۔

الہامی مذاہب: خالق کائنات نے انسان کو عرش سے فرش تک روانگی کے موقع پر تاکید فرمائی تھی ﴿**قلنا اهبطوا منها جميعا فاما يأتينكم مني هدى فمن تبع هداى فلاخوف عليهم ولاهم يحزنون** ۞﴾ (البقرۃ:۳۸) ''ہم نے کہا تم سب یہاں سے چلے جاؤ، جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو اس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف و غم نہیں۔''

ہدایت کے ذرائع: ﴿**ولقد بعثنا في كل أمة رسولا أن اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت**﴾ (النحل:۳۶) ''ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے علاوہ تمام معبودوں (طاغوت) سے بچو۔''

﴿**انا انزلنا اليک الكتب بالحق لتحكم بين الناس بماارک الله**﴾ (النساء:۱۰۵) ''یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے۔''

﴿**الله يصطفى من الملئكة رسلاً ومن الناس**﴾ (الحج:۷۵) ''اللہ فرشتوں اور انسانوں میں سے پیغام

رسانوں کو چھانٹ لیتا ہے۔"

فرشتوں میں سے مشہور رسول (پیغام رساں) حضرت جبرئیل امین ہیں، جو وحی الٰہی رسولوں اور نبیوں کو مِنْ وَعَنْ پہنچاتے رہے ہیں۔ اور یہ وحی جمع ہو کر کتاب بن گئی۔ آخری تین الہامی مذاہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام ہیں۔ ان کی الہامی کتابیں تورات، انجیل اور قرآن ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت پر تورات منسوخ ہوگئی اور حضرت محمد ﷺ کی بعثت پر انجیل بھی منسوخ ہوگئی۔

تمام انبیاء علیہم السلام نے توحید کی دعوت دی کہ اللہ عزوجل وحدہ لاشریک ہے۔ یہ دعوت وقت گزرنے کے ساتھ لوگ بھلاتے رہے اور شیطانی ایجنٹ بن کر اللہ کے شریک ٹھہراتے رہے۔ یہاں تک کہ تورات کے ماننے والے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نام نہاد پیروکاروں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنا دیا اور انجیل کے ماننے والے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام نہاد پیروکاروں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنا ڈالا۔

﴿وقالت اليهود عزير ابن الله وقالت النصارىٰ المسيح ابن الله ذلك قولهم بأفواههم يضاهئون قول الذين كفروا من قبل قاتلهم الله أنىٰ يؤفكون ۝﴾ (التوبة: ۳۰) "یہود کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے منہ کی بات ہے۔ اگلے منکروں کی بات کی یہ بھی نقل کرنے لگے اللہ انہیں غارت کرے وہ کیسے (گمراہی کی طرف) پلٹائے جاتے ہیں۔"

توحید باری تعالیٰ: (The Oneness of Allah)

﴿قل هو الله احد ۝ الله الصمد ۝ لم يلد ولم يولد ۝ ولم يكن له كفواً احد ۝﴾ "آپ کہہ دیجیے اللہ تعالیٰ ایک ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔"

الصمد کے معنی ہیں جو نہ تو پیدا ہوا ہو۔ نہ اس کی اولاد ہو۔ دین اسلام کا قرآنی تصور توحید کو بے لچک اور کامل طور پر واضح کرتا ہے۔ ﴿إياك نعبد وإياك نستعين ۝﴾ "اے اللہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔" عبادت کے معنی انتہائی تذلل و عاجزی اور خشوع ہے۔ عابد کو اپنی بے بسی کا اعتراف اور اللہ کی پکڑ کا خوف دامن گیر ہوتا ہے۔ دنیاوی زندگی میں اسباب کے تحت ایک دوسرے سے مدد لینا اور مدد کرنا توحید سے متصادم نہیں ہے۔ اس لیے کہ دنیا عالم اسباب ہے اور شریعت میں باہمی تعاون اور ہمدردی کا حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات:

﴿اللّٰہ لاالٰہ الا ھو الحی القیوم لاتأخذہ سنۃ ولا نوم لہ مافی السمٰوات وما فی الارض من ذاالذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم مابین أیدیھم وما خلفھم ولایحیطون بشیٔ من علمہ الا بماشاء وسع کرسیہ السمٰوات والارض ولایؤدہٗ حفظھما وھو العلی العظیم۞﴾(البقرۃ:۲۵۵)

(۱)اللہ معبود برحق ہے۔(۲)زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے(۳)اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی(۴)زمین وآسمانوں کی ملکیت اسی کی ہے(۵)حکم اسی کا چلتا ہے اسی کی اجازت کے بغیر کسی سفارش کولب کشائی کی مجال نہیں(۶)وہ سب کچھ جانتا ہے(۷)بغیر اجازت اس کا علم مخلوق کے احاطے میں نہیں آسکتا(۸)اس کی کرسی نے زمین وآسمان کو گھیر رکھا ہے(۹)وہ ان کی حفاظت سے تھکتا نہیں(۱۰)وہ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

اللہ کی صفات سورہ حشر کی آیات(۲۲تا۲۴)میں اس طرح سے ہیں:

۱۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، چھپے کھلے کا جاننے والا۔مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔بادشاہ۔نہایت پاک،سب عیبوں سے صاف،امن دینے والا، نگہبان،غالب،زورآور اور بڑائی والا ہے۔اللہ ان چیزوں سے پاک ہے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔

۳۔ وہی اللہ ہے پیدا فرمانے والا،بغیر انجینئرنگ کے بنانے والا،شکل وصورت بنانے والا۔اسی کے لیے بہترین نام ہیں۔آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اسی کی پاکیزگی بیان کرتی ہے اور وہ خوب غلبہ والا بڑی حکمت والا ہے۔

تہذیبوں کا تصادم فطری ہے:

یہود وہنود اور عیسائی ہمیں اپنا ہم نوا اور ہم مشرب بنانا چاہتے ہیں۔قرآن کہتا ہے﴿ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصٰری حتیٰ تتبع ملتھم﴾(البقرۃ:۱۲۰)''آپ سے یہود ونصاریٰ ہرگز راضی نہ ہونگے جب تک آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں۔یہ خواہش ہندوؤں کی بھی ہے کہ ہم ان کے۳۳کروڑ سے زائد دیوی دیوتاؤں کی عبادت شروع کردیں۔اسی طرح آگ کے پجاریوں اور دوسرے مذاہب والوں کی آرزو ہے۔جو کہ ہم کسی طور پر پوری نہیں کرسکتے۔گردن تو کٹ سکتی ہے لیکن مسلمان اللہ کے سوا کسی کے آگے جھک نہیں سکتا۔

تقسیم ملک پر پھر 1965 اور 1971 کی جنگوں کے دوران''ہنومان کی جے،کالی دیوی کی جے،گوروکی قسم''کے